REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

جلد ۲۳ — شمارہ ۱۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے

ششماہی ۵ روپے

ممالکِ غیر ۲۰ روپے

فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۹ ربیع الآخر ۱۳۹۴ھ — ۲ ہجرت ۱۳۵۳ ہش — ۲ مئی ۱۹۷۴ء

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۲۹ شہادت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ بیگم صاحبہ مورخہ ۲۴ شہادت سوا دس بجے صبح بخیریت قادیان پہنچ گئے۔ آپ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طبیعت گزشتہ چند روز بوجہ نزلہ و زکام علیل رہی۔ اب بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ دیگر جملہ درویشانِ کرام بھی بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ۔

# امریکہ میں کامیاب تبلیغِ اسلام

## احمدی مُبلّغین کی کامیاب تبلیغی مساعی اور امریکن نو مُسلموں کا اسلام سے جذبۂ اخلاص و محبّت

رپورٹ مرسلہ مکرم جناب میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے۔ مبلغ اسلام ڈیٹن امریکہ

خاکسار کو امریکہ میں بطور مبلغ آئے ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ (۱۴ اپریل) اس عرصہ کی مختصر تبلیغی رپورٹ احباب کی اطلاع کے لئے ارسالِ خدمت ہے:-

شمالی امریکہ میں فی الوقت تین مبلغ ہیں۔ امام شریف احمد صاحب باجوہ مشنری انچارج جن کا مرکزی دفتر واشنگٹن ڈی سی میں ہے۔ امام مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری کے سپرد مشرقی ساحل پر واقع جماعتوں کی تعلیم و تربیت ہے۔ اور خاکسار میاں محمد ابراہیم (جو ۱۹۶۹ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ منسلک رہا ہے) مغربی وسطی علاقہ کا انچارج ہے۔ محترم شاہد صاحب ایک تجربہ کار اور کہنہ مشق مبلغ ہیں۔ اور عرصہ دراز تک مغربی افریقہ میں بطور مشنری انچارج کام کر چکے ہیں۔ محترم امام باجوہ صاحب محترم امام مشتاق احمد صاحب باجوہ حال مبلغ انچارج زیورک (یورپ) کے برادر اصغر ہیں۔ ریٹائرڈ مجسٹریٹ۔ وکیل اور سول (ریٹائرڈ) افسر ہیں۔ ماشاء اللہ تنظیم کا وسیع تجربہ ہے لندن میں بھی مبلغ انچارج رہ چکے ہیں۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جنوری ۱۹۷۲ء میں حضور کے ارشاد پر امریکہ تشریف لائے تھے اور اپنے اس مختصر قیام کے دوران ماشاء اللہ امریکہ کی جماعتوں اور تبلیغی نظام کو منضبط اور مستحکم کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

شمالی امریکہ (جس میں کینیڈا کا بھی وسیع ملک شامل ہے اور علیحدہ مستقل مبلغ نہ ہونے کی وجہ سے انتظامی لحاظ سے احمدیہ جماعتوں کی عام نگرانی بھی مبلغ انچارج امریکہ کے ذمہ ہی ہے۔ اور وہ گاہے بگاہے خود کینیڈا کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اور خاکسار کو بھی دو تین مرتبہ اسی سلسلہ میں کینیڈا جانے کا موقع بھی ملا ہے۔ ریاست ہائے امریکہ۔ کینیڈا کی طرح شمالاً جنوباً تقریباً ڈیڑھ ہزار میل اور شرقاً غرباً تقریباً تین ہزار میل کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اقتصادی طور پر نہایت ترقی یافتہ اور دنیاوی طور پر دنیا کے چوٹی کے ممالک۔ بلکہ شاید دنیا میں سب سے زیادہ امیر اور سب سے بڑا مہذب اور سیاسی طور پر مقتدر ہے۔ عملاً ہر شخص کے پاس کار ہے گھر میں فرج اور ٹیلیویژن اور ہر قسم کی آسائش موجود ہے جو اس کی ترقی پر دال ہے۔ یورپی اقوام جو باہر سے آکر آباد ہوئیں۔ اپنے ساتھ سیاہ فام غلام بھی لائیں جن سے ملک کو آباد کرنے۔ قابلِ کاشت بنانے فیکٹریاں اور کارخانے لگانے اور امریکہ کو ترقی یافتہ بنانے میں امداد لی گئی۔ اسی طبقہ میں سرخ انڈین بھی شامل ہیں۔ یہ قومیں اب باقاعدہ طور پر آزاد ہو کر سفید فام لوگوں کے ساتھ ملک کی ترقی میں شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ اور ملک کی حکومت اور سیاست میں برابر کی شریک ہیں۔ اسلام اور احمدیت کو زیادہ تر اسی سیاہ فام قوم نے قبول کیا۔ کیونکہ انہیں اسلام میں برابری نظر آئی۔ برابری اور ضمیر کی آزادی جس سے یہ لوگ ایک عرصہ تک محروم چلے آرہے تھے۔ موجودہ زمانہ میں اس قوم کی جداگانہ حیثیت مسلّم ہو چکی ہے۔ اور اس کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو سفید فام باشندوں کو حاصل ہیں۔ ان میں خود اعتمادی اور وقار پیدا ہو چکا ہے۔ اور یہ لوگ اپنا جائز مقام حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیم بھی اب پورا دلچسپی سے لے رہے ہیں۔ کھیل اور سیاست میں نام پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن بحیثیتِ مجموعی ابھی تک سفید اقوام کے مقابلہ میں اقتصادی طور پر بہت پیچھے ہیں۔ ہماری جماعت کی اکثریت اسی طبقہ پر مشتمل ہے اپنے وسائل اور آمد کے لحاظ سے بہت چندہ دیتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں جماعت امریکہ نے پچاس لاکھ روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ (بر خلاف انگلستان کے۔ انگلستان میں پاکستانی اور ہندوستانی احمدیوں کی اکثریت ہے۔ ان مخلصین کا وعدہ بھی سوا لاکھ روپیہ سے متجاوز ہے)۔

احمدیت کے لحاظ سے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نہایت مخلص اور متدین ہیں۔ اور سرگرم مبلغین اور نظامِ سلسلہ کا بہت احترام کرتی ہیں۔ اسلامی اصطلاحیں اور دعائیں اپنا رہے ہیں۔ بود و باش میں مشرقی تہذیب و لباس شامل کر رہی ہیں۔ اب کے جلسہ سالانہ پر جو امریکی بھائیوں پر مشتمل وفد گیا تھا نہایت عمدہ اور گہرا اثر لیکر واپس آیا ہے۔ نظامِ سلسلہ اور خلیفۂ وقت سے ان کا لگاؤ اور محبت و احترام بڑھ رہا ہے۔ اور حضور کے اصل مقام اور صحیح پوزیشن کو سمجھنے اور حضور کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا ان کا مقصدِ حیات بن چکا ہے۔ امریکہ میں مشرقی ساحل سے شروع کر کے باسٹن۔ نیویارک۔ نیوجرسی (ڈی نیک)۔ فلاڈیلفیا۔ بالٹی مور۔ ڈوور۔ واشنگٹن۔ پٹس برگ۔ ڈیٹن۔ ڈیٹرائیٹ۔ کلیولینڈ۔ سینٹ لوئز۔ شکاگو۔ ملواکی۔ وکیگن۔ کنوشا۔ وہیلنگ۔ (مشرقی اور وسطی علاقہ پر ممتد بلاد) اور مغربی ساحل پر واقع پورٹ لینڈ۔ سان فرانسسکو۔ لاس اینجلز (کیلیفورنیا) بلکہ جیکسن اور میامی (فلوریڈا) انتہائی جنوبی مقامات تک باقاعدہ جماعتیں موجود ہیں۔ محترم امام باجوہ صاحب نے ان جماعتوں کو منظم اور مستحکم کرنے اور ان کو پاکستانی جماعتوں کی طرح باقاعدہ فعّال بنانے اور مرکز سے وابستہ کرنے کی طرف خاص توجہ دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ماشاء اللہ اب ہمارا جماعتی نظام مثالی بن رہا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کے علاوہ بہت سے ایسے افراد ہیں بالعموم پاکستانی جو مختلف اطراف میں موجود ہیں۔ لیکن ہمارے نظام میں ابھی تک فاصلے کی دوری اور جماعتوں کے مرکزی مقامات سے دور رہنے کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔ ان کو جماعتی نظام میں لانے کے لئے بھی محترم امام باجوہ صاحب پوری کوشش کر رہے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲ ر ہجرت ۱۳۵۲ ہش

# آنے والے دور کی دُھندلی سی اک تصویر دیکھ

اسلام کی تبلیغ اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی عالمگیر سطح پر اشاعت جماعتِ احمدیہ کا امتیازی نشان ہے۔ یہ ایک ایسی خالص دینی خدمت ہے۔ جس میں جماعتِ احمدیہ تمام دوسرے اسلامی فرقوں سے گوئے سبقت لے گئی ہے۔ اِس جماعت کے پاس نہ کوئی حکومت ہے۔ نہ کسی طرح کا اقتدار، پھر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ جماعتِ احمدیہ نمایاں خدمات شان کے ساتھ سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق سچے مہدی کے ظاہر ہونے پر اس کی شناخت کر لینے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے تازہ اور زندہ ایمان میسّر آجانے کے بعد اس برگزیدہ جماعت کے افراد میں ایسی قوتِ عملیہ پیدا ہوئی کہ جس نے اُن کے لئے ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں آسان کر دیں۔ بالکل اسی طرح جیسے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے آقا و مطاع نبی آخر الزمان سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت کرکے آپؐ پر ایمان لاکر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیں۔

قرآن کریم، احادیث نبوی اور صلحاءِ امت کے انکشافات سے اس امر کا واضح اشارہ ملتا ہے کہ آخری زمانہ میں دجالی قوتوں اور الحادی طاقتوں کی اسلام پر خطرناک یلغار کے وقت یہ امام مہدی ہی ہوں گے جن کے ذریعہ سے اسلام کے غلبۂ رُوحانی کی بنیاد پڑے گی۔ اور آپ ہی کے مبارک وجود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز ہوگا۔ یہ ایک الٰہی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہو کر رہنی ہے۔ لیکن جہاں تک مومنوں کی جماعت کا تعلق ہے وہ ممکنہ اسباب کو بھی کام میں لاتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ایسی قربانیوں ہی کا نتیجہ ہے کہ جماعت کو اس وقت ایک امتیازی شان حاصل ہو چکی ہے۔

چونکہ جماعت کے سامنے ایک بہت بڑا کام ہے جو ابھی شروع ہی ہوا ہے۔ اور جماعت کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں عالمگیر سطح پر دنیا کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہونے لگی ہے اس لئے اس کام کو اور زیادہ آگے بڑھانے اور اس میں غیر معمولی وسعت پیدا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر جماعت کے سامنے ایک عظیم اور کامیاب منصوبہ **جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی** کے نام سے رکھا ہے۔ اور جماعت کو اسلام کی تبلیغ اور اشاعتِ قرآن کریم کے لئے جدید مالی قربانیوں کے لئے دعوت دی ہے۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ منصوبہ نہایت کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ باوجودیکہ اس تحریک پر ابھی صرف تین چار ماہ کا ہی وقت گزرا ہے اس کی شاندار کامیابی کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ کیا بلحاظ اس کے کہ تحریک کا جو مالی حصہ تھا جس کے تحت حضرت امام ہمام نے جماعت کو اشاعتِ دین کے لئے ۲½ کروڑ روپیہ جمع کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس پر جماعت کی طرف سے اخلاص اور اشاعتِ دین سے محبت کا مظاہرہ اس رنگ میں ہوا کہ ابتدائی تین چار ماہ ہی میں وعدے نو دس کروڑ تک پہنچ گئے ہیں — درانحالیکہ یہ منصوبہ پندرہ سال پر پھیلا ہوا ہے۔ اور کیا بلحاظ اس کے کہ اس وقت جماعت کی مخالفت بھی ایک خاص اختیار کرنے والی ہے۔ اس لئے کہ مخالفت بھی ہر روحانی سلسلہ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہوا کرتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی بھی رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کا اندازہ دو ہی طریق سے کیا جا سکتا ہے۔

اوّل: مخلصین افراد اس کے لئے کس رفتار سے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

دوم: مخالفین اور معاندین کی طرف سے اس سلسلہ میں کس طرح کا ردِّ عمل ہو رہا ہے۔

چنانچہ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا خدا کے فضل و کرم سے ۲½ کروڑ کے ابتدائی نشانہ کے مقابلہ میں صرف تین چار ماہ میں جماعت کی طرف سے اپنے آقا کے قدموں میں ۹ کروڑ کے وعدے پیش کر دینا منصوبہ کی شاندار کامیابی کی دلیل ہے۔ اور جہاں تک مخالفت کا تعلق ہے اس کے بھی واضح آثار نظر آرہے ہیں۔ انہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ ر فروری ۱۹۷۳ء میں جو مسلکہ مجریہ ۱۱ر اپریل میں شائع ہوا، واضح طور پر فرمایا:-

"جلسہ سالانہ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ ڈالا۔ اور اس کے متعلق بڑے زور کے ساتھ یہ تحریک ہوئی کہ جلسہ سالانہ پر اس کا اعلان کر دیا جائے کہ اگلے پندرہ سولہ سال بڑے اہم ہیں۔ بڑے محنت کے، بڑی قربانیوں کے سال ہیں۔ خود کو سنبھالنے کے سال ہیں۔ نئی نسلوں کی از سرِ نو تربیت کرنے کے سال ہیں۔"

"اللہ تعالیٰ علّام الغیوب ہے۔ ہمیں علم نہیں تھا لیکن اس کو علم تھا اُس نے جماعت کو اسی طرف متوجہ کر دیا۔ کہ قربانیاں دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب جماعت کی طرف سے غلبۂ اسلام کی اس عظیم اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہونے والی جدوجہد کی مخالفت ایک نئی شکل میں اور ایک اور رنگ میں شروع ہوئی ہے۔ اور وہ بین الاقوامی متحدہ کوشش کی شکل میں ہے۔ پہلے یہ ایک ملک اپنے ملک میں مخالفت کر رہا تھا۔ ...... اب ممالک کے اکٹھے ہو کر مقابلے میں آجانے کا جو منصوبہ ہے اس سے بڑھ کر اس کرۂ ارض پر اور کوئی منصوبہ تصور میں بھی نہیں لایا جا سکتا ...... اب اس بین الاقوامی منصوبہ کے خلاف جماعت نے اسلام کو کامیاب اور غالب اور فاتح کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی جہاد کرنا ہے۔ اس جہاد کے لئے آپ کو تیار ہونا چاہیئے۔"

حضور نے فرمایا:-

"پہلے ہمیں خدا نے کہا بہت بڑے پیمانے پر قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور پھر ہمارے علم میں بعد میں یہ بات آئی کہ ایک بین الاقوامی منصوبہ کئی ملکوں نے اکٹھے ہو کر بنایا ہے کہ اسلام غالب نہ ہو۔ اس کی کوشش دونوں طرف سے ہوئی ہے۔ جو مسلمان ہیں وہ تو اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ حقیقت کو سمجھتے نہیں۔ اور جو غیر مسلم ہیں وہ اس لئے کہ وہ ہمیشہ سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اب ان کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں ان ... اسلام غالب نہ آجائے۔ اور جو دہریہ ہیں وہ ... گئے ہیں کہ اس وقت دنیا میں دہریت اور اشتراکیت کے رستے میں ایک ہی روک نظر آتی ہے۔ اور وہ جماعتِ احمدیہ ہے۔ پس ایک بین الاقوامی متحدہ حملے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ تا اسلام دنیا پر غالب نہ آئے۔ اس بین الاقوامی منصوبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی منشا سے **"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ"** بنایا گیا ہے جس کی رُو سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس غیر مسلموں کی طرف سے یہ انتہائی مخالفت نشان دہی کرتی ہے اس بات کی کہ اسلام کے انتہائی غلبہ کے دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے نزدیک آگئے ہیں۔" (بدر ۱۱ر اپریل ۱۹۷۳ء صفحہ ۵)

حضرت امام مہدی کے ذریعہ غلبۂ اسلام کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جو مساعی کی جا رہی ہیں اور عملی رنگ میں جو تبلیغی اور اشاعتی منصوبے بنائے جا رہے ہیں ان میں روکیں ڈالنے والے اور اس کی مخالفت کرنے والے عناصر کے بیان میں حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے نمبر پر حقیقت ناشناس مسلمان مخالفین کا ذکر فرمایا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسلمان ہوتے ہوئے بھلا کوئی شخص ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ جو غلبۂ اسلام کی مساعی کو روبعمل لانے میں روک بنے۔ مگر نہیں، یہ علماءِ زمانہ کا ہی زمرہ ہے جو اس بات کا ادھار کھائے بیٹھا ہے کہ نہ تو خود سے عالمگیر سطح پر نتیجہ خیز تبلیغ اسلام کی مہم چلانی ہے اور نہ چلانے والوں کو چین سے بیٹھنے دینا ہے۔ چنانچہ یہ علماءِ زمانہ پچھلے دنوں مکہ کی پاک بستی میں جمع ہوئے اور اس مقدس جگہ کا بھی لحاظ نہ کرتے ہوئے کفر سازی کی زنگ آلود مشین کو بھی کام میں لائے۔ اور اس آزمودہ ہتھیار کا پہلا نشانہ احمدیہ جماعت کو ہی بنایا۔ چنانچہ دہلی سے شائع ہونے والے جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن "الجمعیۃ" کی حسب ذیل خبر ملاحظہ ہو۔ جو پہلے صفحہ پر جلی عنوان کے تحت شائع ہوئی:-

"نئی دہلی ۱۶ر اپریل۔ مکہ معظمہ میں دنیا کی اسلامی تنظیموں کی پانچ روزہ کانفرنس ختم ہو گئی ہے۔ کانفرنس میں جتنی بھی اسلام دشمن تحریکیں ہیں اُن سے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔ کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیت خالص کفر ہے۔ اور اس فرقہ کا اسلام سے ادنیٰ بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح دوسری خفیہ تحریکیں مثلاً بہائیت، یا صیہونیت وغیرہ کے خلاف بھی مسلمانوں کو سخت متنبہ کیا گیا ہے۔" (روزنامہ الجمعیۃ دہلی ۱۸ر ۴ صفحہ اول)

شاباش رابطہ عالم اسلامی کی تنظیم! خود تو اسلام کے لئے کچھ قابلِ ذکر خدمت فی زمانہ کر نہ سکے اور جو جماعت ساری دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہی ہے اور ملحدوں اور پادریوں کے سامنے سینہ سپر ہے،

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

# غلبۂ اسلام کا منصوبہ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے

# جماعت احمدیہ کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال، عجز کا احساس اور قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے اس لئے انشاء اللہ وہ کبھی ناکام نہیں ہوگی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ رامان ۱۳۵۳ ہش مطابق ۸ رمارچ ۱۹۷۴ء بمقام مسجد دارالذکر لاہور

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"ایک لمبے عرصہ کے بعد میں یہاں آیا ہوں۔ اور اب میری نظر میں یہ مسجد بہت چھوٹی لگتی ہے۔ شاید اسے اور بڑھانے کی ضرورت پڑ جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی تعداد میں بھی اور جماعت کے اموال میں بھی اور جماعت کی کوششوں میں بھی پہلے سے کہیں زیادہ برکتیں ڈال رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ آپ کے اس فقرہ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ فطرت اور وہ سرشت جس میں ناکامی کا خمیر نہ ہو۔ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق کن صلاحیتوں کی مالک ہونی چاہیئے یعنی جب حضرت مہدی معہود علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ تو جماعت کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ کونسی صلاحیتیں ہیں جو ہمیں اپنانی چاہئیں جس کے بعد ناکامی کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ جب ہم اس بارے میں غور کرتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صرف اسی فطرت اور سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہوتا جس میں

## اللہ تعالیٰ کی عظمت کی معرفت

اور اس کے جلال کا عرفان بدرجہ کمال موجود ہوتا ہے۔ وہ ایک ایسی فطرت ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے ایک ایسی محبت پائی جاتی ہے جس کے سامنے دنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہیں۔ پس جس شخص کی فطرت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کے جلال کا احساس اور اس کی ذاتی محبت پائی جاتی ہے، وہ کبھی ناکام نہیں ہوا کرتی۔ اور اللہ تعالیٰ کی یہی عظمت اور یہی جلال ہے جس کی معرفت مہدی معہود علیہ السلام کی اس جماعت کا ایک نشان ہے اور جو امت محمدیہ ہی کا ایک حصہ ہے۔ اور اس آخری زمانہ میں پیدا ہو کر اور مہدی معہود کے گرد جمع ہو کر ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے پر مامور ہے۔

پس اگر کسی فطرت یا کسی جماعت کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا احساس پیدا ہو جائے تو اس کا

## ایک واضح نتیجہ

یہ نکلتا ہے کہ اس میں خدا کے سوا کسی اور کا خوف نہیں رہتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ مجھ سے ڈرو۔ میرے سوا کسی اور سے مت ڈرو۔ پس ایک ایسا فرد۔ ایسی فطرت اور ایسی جماعت جس کی یہ سرشت ہو۔ جس کی یہ طبیعت ہو۔ اور جس کی یہ فطرت ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی اور کا خوف اپنے دل میں پا ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کا سارا وجود خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا آئینہ دار بن جاتا ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات میں گم ہو جاتے ہیں۔ اُن کی نگاہ میں دنیا کی ہر چیز ہیچ ہوتی ہے۔ وہ ہر چیز کو لاشئی محض سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے جس دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت ہوگی اگر اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف اور اس کے منصوبہ کو ناکام بنانے کے لئے دنیا کی ساری طاقتیں (دینی بھی اور مادی بھی) اکٹھی ہو جائیں اور وہ شخص اکیلا ہو تب بھی وہ یہ کہے گا "اَلْجَمْعُ نُو سَيُهْزَمُ" چنانچہ اس وقت دنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے منصوبہ کے خلاف کھڑی ہوگئی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہی دنیا یہ نظارہ بھی دیکھے گی کہ ساری طاقتیں جمع ہو کر، ساری دولتیں اکٹھی ہو کر اور باہم منصوبے بنا کر بھی خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کامیاب نہیں ہوں گی دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں

## اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت

پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہر خیر کا منبع سمجھتی ہے۔ اور کسی بھلائی کے لئے اللہ کے سوا کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اور میں اس کا اپنا نفس بھی شامل ہوتا ہے) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔

غرض خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا دل میں پیدا ہو جانا اور اس سے پیار کا اتنا بڑھ جانا کہ خود اپنے نفس کو بھی کوئی چیز نہ سمجھنا اور دنیا کی طاقتوں کو خیر کا منبع تسلیم نہ کرنا۔ یہ وہ صلاحیتیں ہیں۔ یہ وہ اخلاق ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جن کی موجودگی میں انسانی فطرت ناکام نہیں ہوا کرتی۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ یہی حالت آپ کی جماعت کی ہے۔ جو آپ کے نقش قدم پر غلبۂ اسلام کے لئے کوشاں ہے۔ تاہم

## غلبۂ اسلام کا منصوبہ

ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل خدا تعالیٰ نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈال دی ہے۔ ظاہر ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس وقت آدھی سے زیادہ دنیا خدا کی منکر ہو چکی ہے۔ آدھی سے کچھ کم دنیا بظاہر مذہب کا نام لیتی ہے۔ مگر درحقیقت مذہب کی روح سے ناآشنا ہے۔ وہ یہ جانتی ہی نہیں کہ مذہب کیا چیز ہے۔ وہ مذہب اور شریعت اور وہ ہدایت جو خدا کے عاجز بندوں کو خدا تک پہنچاتی ہے وہ صرف اسلامی شریعت ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے بھی کتنے ہیں جو اسلام کی شان اور قرآن کریم کی عظمت کی معرفت رکھتے ہیں۔ یہ شرف صرف ایک چھوٹی سی جماعت کو حاصل ہے کہ جو اگرچہ دنیا کی دھتکاری ہوئی ہے۔ جس کی دنیا کی نگاہ میں کوئی عزت نہیں۔ جس کے خزانوں میں دنیا کی دولتیں نہیں۔ جس کے پاس سونا اور جواہرات نہیں۔ جس کے پاس سونا اُگلنے والی زمینیں نہیں۔ لیکن پھر بھی اس یقین پر قائم ہے کہ

## ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

اور انسان کو زندہ خدا کی طرف واپس لے جانے کی جو کوشش اور جدوجہد ہو رہی ہے۔ اس میں بالآخر یہی جماعت کامیاب ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ "میرے درخت وجود کی شاخو" کہہ کر جماعت کو مخاطب فرمایا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت احمدیہ گویا حضرت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درخت وجود کی مختلف شاخیں ہیں۔ اصل تو

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات

ہے۔ یہ آپ ہی کا درخت ہے جو قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن نئی شاخیں نئے

تے بنیں گی۔ اور "نئے نئے" نئی شاخیں نکالیں گے۔ بہرحال اس وقت مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظاہر ہو گئے اور وہ وجود آگیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کی سلامتی اور حفاظت میں ہے۔ خدا کا یہ فیصلہ ہے کہ آخری زمانہ میں خدا کا دین غالب آئے گا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس فیصلہ کا نفاذ اور اس منصوبے کی تکمیل زمین پر شروع ہو چکی ہے۔ گو اس وقت یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور بے اثر ہے سیاسی لحاظ سے اور بے ہنر ہے علم کے لحاظ سے لیکن یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ایک طرف اللہ تعالےٰ کی عظمت، اس کے جلال کا عرفان رکھتی ہے۔ خدا کو سب قدرتوں کا مالک سمجھتی ہے۔ اس کے بغیر کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں رکھتی۔ وہ اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ اگر خدا کی عظمت اور جلال کے مقابلے میں ساری دُنیا کی طاقتیں بھی اکٹھی ہو کر آجائیں تب بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ سے اتنا پیار رکھتی ہے اور اپنے پیدا کرنے والے رب کے ساتھ اتنا عشق ہے کہ وہ اپنے نفس کو بھی بُھول چکی ہے۔ وہ اُن عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتی ہے جن کے اختیار کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔ وہ کبر و غرور، اور تکبر و ریا میں ملوث نہیں ہوتی۔ اشاعتِ اسلام کا جو تھوڑا بہت کام کرتی ہے تو اس پر بھی اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہے کہ اسی کی توفیق سے یہ صورت پیدا ہوئی ورنہ اتنا سا کام کرنے کے بھی قابل نہ تھے۔

پس اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے جلوے دیکھنے والی یہ جماعت اپنے سروں کو ہمیشہ زمین کی طرف جھکائے رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ اپنے نفس کو بھی کچھ نہیں سمجھتی۔ اور ہر خیر اور بھلائی، اور

## تمام نیکیوں اور کامیابیوں کا سرچشمہ

صرف خدائے قادر و توانا کی ذات کو سمجھتی ہے۔ اور اسی کی محبت میں غرق رہتی ہے اور خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ رکھتی ہے۔ اور ہمیشہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتی ہے۔ اور یہی اس کی اجتماعی سرشت ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ اس لئے ایک طرف ہم خدا کی عظمت اور کو پہچانتے ہیں اور دوسری طرف ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ ہمارے نفسوں میں اپنے طور پر کوئی نیکی اور بھلائی یا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے۔ بلکہ ہم ہر خیر خدا تعالیٰ ہی سے حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارے دلوں میں کوئی فخر نہیں پیدا ہوتا۔ ہمارے سر اونچے نہیں ہوتے۔ بلکہ ہمیشہ خدا کے حضور جھکے رہتے ہیں۔ ہم بندوں کی خدمت میں مگن ہیں۔ ہم اس اصول کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بندوں کے جو حقوق قائم کئے ہیں وہ ادا ہونے چاہئیں۔ اسلام نے

## اسلامی معاشرہ کی بُنیاد

ہی اس بات پر رکھی ہے مگر اسے مسلم دُنیا بھُول چکی ہے۔ یا اگر بھُولی نہیں تو بھی اسلام کا صرف ایک دھندلا سا تصور باقی رہ گیا ہے۔ حالانکہ شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے مسلمانوں پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ اُن کا کتنا بھی شدید دشمن کیوں نہ ہو اس کے وہ حقوق جو خدا تعالےٰ نے قائم کئے ہیں وہ اسے ملنے چاہئیں۔ اور کبھی یہ جرأت نہیں کرنی چاہیئے کہ کوئی بندہ اللہ کے بندوں کو اُن کے حقوق سے محروم کر دے۔ یہ ایک بڑا حسین اور پیارا معاشرہ ہے۔ جس کے نمونے ہماری تاریخ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ ... پہلے مسلمان بزرگوں کی زندگیوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پس کتنا امن پیدا ... ہے۔ اگر ہم اس اصول کو اپنا کر اسے معاشرہ میں جاری کر دیں۔ جو حق خدا ... نے فرمایا ہے اس سے دشمن سے دشمن آدمی کو بھی محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اسلام کی ... سے آدمی کا جو حق قائم کیا گیا ہے وہ بڑا عظیم ہے۔ خدا نے فرمایا ہے کہ ہر شخص تمہارا دشمن ہے یا دوست، تمہارا عزیز رشتہ دار ہے یا کوئی دُوسرا جسے تم ... نہیں، غرضیکہ ہر فرد واحد کا تم پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے نفس میں اور اس کے ... جو قوتیں اور استعدادیں پیدا کی ہیں ان کی کامل نشو و نما ہونی چاہیئے تمہارا یہ فرض ہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ تمہارے ساتھ اس کے ذاتی تعلقات کیسے ہیں تم یہ دیکھو کہ اس کی ... ملتا ہے یا نہیں۔ اس کی تمام

## خداداد صلاحیتوں کی کامل نشو و نما

ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہو رہی تو نشو و نما کا انتظام کرو۔ یہ ایک حسین تعلیم ہے جس کا تصور شاید کہیں کھو کھلے طریقہ پر الفاظ میں ظاہر ہوا ہو تو ہو عملاً کہیں بھی نظر نہیں آتی یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے۔ اسلامی تعلیم پر مسلمانوں نے مجموعی طور پر نشأۃ اولیٰ میں عمل کیا۔ پھر بعد میں آنے والے مختلف لوگوں یا گروہوں نے مختلف اوقات میں اور مختلف زمانوں اور مختلف علاقوں میں اس پر عمل کیا اور اب پھر اُمتِ محمدیہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اسلام دنیا میں غالب ہوگا۔ اور ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا جس میں ہر انسان کو اس کے حقوق ملیں گے۔ کوئی شخص انسانی حقوق کو غصب کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ تاہم اس کے لئے ہمیں

## عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کی ضرورت

ہے۔ اپنے نفس کو ایک مُردہ کیڑے سے بھی ہیچ سمجھنا لازمی ہے۔

پس اگرچہ قرآن کریم نے کامیابی کی اور بہت سی راہیں بھی بتائی ہیں۔ لیکن اس وقت میں چونکہ لمبا خطبہ دینا نہیں چاہتا کیونکہ آٹھ نو دنوں سے پیچش کا مریض ہوں اور اس کی وجہ سے کمزوری بھی ہے۔ اس لئے میں مجموعی طور پر جماعتِ احمدیہ میں پائی جانے والی ان دو صفات کے اظہار پر اکتفا کروں گا۔ میں نے یہ بتایا ہے کہ جب انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال پیدا ہو جاتا ہے اور انتہائی طور پر عجز کا احساس اور قربانی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے تو انسان ناکام نہیں ہوا کرتا۔

ہماری جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر خشیۃ اللہ اور انفاق فی سبیل اللہ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ پر میں نے جماعت کے سامنے ایک منصوبہ رکھا تھا میں نے اس منصوبے کے اعلان سے پہلے بڑا غور کیا۔ بہت دُعائیں کیں۔ دوستوں سے مشورے کئے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس سلسلہ میں میری طرف سے صرف

## اڑھائی کروڑ روپیہ کی مالی تحریک

ہونی چاہیئے۔ تاہم میرا دل کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ بڑا فضل کرنے والا ہے اس لئے یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر جب میں نے اس منصوبہ کا اعلان کیا تو میں نے اس کا ایک خاکہ بیان کیا تھا۔ اس کی تفصیل میں انشاء اللہ مجلس مشاورت پر بتاؤں گا) ساتھ ہی میں نے یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اُمید ہے کہ یہ رقم اڑھائی کروڑ سے بڑھ کر پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائیگی آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس منصوبہ کیلئے وعدوں کی رقم پانچ کروڑ سے اوپر نکل چکی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ اور اب میرا یہ خیال ہے کہ یہ رقم نو کروڑ روپے بلکہ شاید اس سے بھی آگے نکل جائیگی۔ میں نے اپنے ایک پچھلے خطبہ میں نام لیکر بتایا تھا کہ ۵۱ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے وعدے نہیں ملے۔ ان میں سے اب تک صرف ۱۱ ملکوں کے وعدے ملے ہیں۔ پھر ابھی اندرونِ ملک کی بہت سی جماعتوں کے وعدے موصول نہیں ہوئے کیونکہ میں نے مشاورت تک وعدہ جات کی وصولی کی میعاد مقرر کر رکھی ہے اور ابھی مشاورت میں کئی دن باقی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ نسلیں جو موج در موج احمدیت میں داخل ہوں گی یا ہمارے بچے اور نوجوان تعلیم سے فارغ ہو کر اگلے پندرہ سال میں کمانے والی دُنیا میں داخل ہوں گے وہ تو ابھی اس منصوبہ میں شامل نہیں ہوئے۔ اُن کا تو ہمیں بھی پتہ نہیں اور اُن بچوں کو بھی پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس قدر اقتصادی رحمتیں بھی ان پر نازل کرے گا۔ پس ابھی تو وقت ہے کئی اور لوگوں کی طرف سے اپنے اپنے وقت پر وعدے آئیں گے۔ اور وہ بھی بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں گے اور اس طرح تو شاید یہ رقم نو کروڑ روپے سے بھی بڑھ جائے گی۔ ویسے اصولاً ہمارا یہ تجربہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں بیٹھ جائے اور انسان نہایت عاجزی اور تضرع کے ساتھ خدا کے حضور جھک جائے اور بغیر ریا کے اور بغیر فخر کے دُعاؤں میں لگ جائے تو خدا تعالےٰ اُسے کسی چیز سے محروم نہیں رکھتا۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ جس اصُول کے ماتحت اللہ تعالےٰ اپنی اس محبوب جماعت کو مادی ذرائع سے نوازتا ہے۔ جس قدر ضرورت پڑتی ہے اتنا مال عطا کر دیتا ہے۔ اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ ہمیں ایک دھیلا بھی ضائع کرنے کے لئے نہیں ملا۔ جماعت کو بڑا محتاط رہنا چاہیئے۔ اور بڑی احتیاط کے ساتھ اپنے اموال کی حفاظت بھی کرنی چاہیئے۔ اور بڑی احتیاط سے اُن کا خرچ بھی کرنا چاہیئے بہرحال میں بتا رہا تھا کہ مجھے یقین ہے کہ اگر ہم اِس صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کی تکمیل کے دوران کسی ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں اشاعتِ اسلام ہم سے بیس کروڑ

روپے کی قربانی کا مطالبہ کرے تو اللہ تعالیٰ بیس کروڑ کے بھی سامان پیدا کر دے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

بہرحال ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے ہوئے ہیں کہ وہ جو ایک دل کی آواز تھی اور جس کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہی مناسب سمجھا تھا کہ میں اس کا مطالبہ نہ کروں لیکن اس کا اظہار کر دوں۔ آج خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے (اپنی گردنیں اوپر نہ اٹھانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر یہ کام ہو ہی نہیں سکتا تھا) اور محض اپنی رحمت سے اور محض اپنی برکت سے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ تحریک کی گئی اڑھائی کروڑ روپے کی اور خواہش دل میں پیدا کی گئی تھی پانچ کروڑ روپے کی۔ چنانچہ اس وقت تک پانچ کروڑ تین لاکھ سے بھی اوپر کے وعدے مل چکے ہیں۔ اور ابھی ڈاک کے ذریعہ روزانہ وعدے موصول ہو رہے ہیں۔

پس میری تو یہ دعا ہے اور ہر احمدی کی یہ دعا ہونی چاہیئے کہ اے خدا! تو نے ہی اپنے قادرانہ تصرف سے غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے۔ اب اس غرض کیلئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو۔ مادی ذرائع ہوں یا غیر مادی ذرائع ہوں۔ اے خدا! تو اپنے فضل سے ان کے حصول کے سامان پیدا کر دے۔ اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری منشاء کے مطابق اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر دیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار بنی نوع انسان کے دل میں پیدا کر دیں

ہم نے

## ایک عظیم منصوبہ کی ابتداء

کی ہے۔ اے خدا! تو اپنے فضل سے اس منصوبہ کی کامیابی کے لئے جو سامان ضروری ہیں وہ ہمیں مہیا فرما۔ ہم نہ تو غیب کا علم رکھتے ہیں اور نہ ہماری نگاہیں اس دنیا کی زندگی کی وسعتوں کا احاطہ کر سکتی ہیں۔ ہماری تو کوتاہ نگاہیں ہیں۔ لیکن اے ہمارے رب! تو علام الغیوب ہے۔ تیری نظر سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ تو ہی متصرفانہ قدرتوں سے ایسے تغیرات رونما فرما جو غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہیں۔

## اسلام کا عالمگیر غلبہ ہماری

# جماعت احمدیہ کی طرف سے

# ماریشس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان بابرکت پبلک جلسہ

## ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل سر عبدالرحمان عثمان کی جلسہ میں شرکت

## احمدیہ سٹیج سے غیر مسلموں کی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت

## ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جلسہ کی تصاویر اور خبریں

رپورٹ مرسلہ مکرم صدیق احمد صاحب منور انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس

الحمدللہ کہ امسال جماعت احمدیہ ماریشس کو بتاریخ ۵ اپریل روزہل کے پلازہ ہال میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان بابرکت پبلک جلسہ منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس قدر فضل کیا کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ دور و نزدیک سے مخلصین جماعت اور دیگر مہمان تشریف لائے پروگرام کافی دلچسپ اور معلوماتی تھا۔ احمدی مقررین کے علاوہ ایک عیسائی دوست اور ایک سوامی نے سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلے لفظوں میں تعریف کی جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔

### کانفرنس کی تیاری

اس جلسہ کی اہمیت کے پیش نظر تقریباً ایک ماہ قبل تیاری شروع کی گئی۔ روزہل میونسپلٹی کا PLAZA ہال بغیر کرایہ کے حاصل کیا گیا۔ یہ ہال بہت وسیع اور نہایت خوبصورت ہے۔ اور پبلک کانفرنس کے لئے بہت مناسب ہے۔ مہمانوں کو جلسہ میں مدعو کرنے کے لئے ایک خوبصورت دعوتی کارڈ بھی طبع کروایا گیا جو بعض کے نام بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا۔ اور بعض کو ذاتی طور پر مل کر دیا گیا۔ بہت سے دیگر امور کی انجام دہی کے لئے بعض مخلص خدام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں جن میں بالخصوص برادرم صدیق خدابکس، سبحان خدایا، عزیز تیجو اور محمد یوسف صالح اچھا قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ سیرت النبیؐ میں دیگر قوموں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے کے لئے مدعو کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اس لئے خاکسار نے بالخصوص ایک عیسائی اور ایک ہندو دوست کی تلاش کی۔ چنانچہ کرسچن سائنس سوسائٹی کے ہیڈ Mr. LUC ORIEUX اور سوامی Brahma Acharia سے رابطہ قائم کیا گیا۔ انہوں نے بخوشی خاکسار کی دعوت کو قبول کر لیا۔ دونوں مقررین نے میرے کہنے پر جلسہ سے پہلے تقاریر تیار کر کے مجھے دکھا دیں۔

بعض مہمانوں کو ذاتی طور پر مل کر خاکسار نے دعوت دی۔ جن میں وزیر لیبر آنریبل ڈاکٹر گربرن، وزیر تعلیم ڈاکٹر شانپو۔ اور وزیر اعظم سر سیو ساگر رام غلام بھی شامل ہیں۔ وزیر اعظم صاحب نے جلسہ میں تقریر کرنا بھی منظور کر لیا۔ نیز بعض وزراء کو اُن کے سیکرٹریان سے مل کر جلسہ کے لئے مدعو کیا۔ وزراء کے علاوہ خاکسار نے سفیر فرانس ہز ایکسی لنسی توز۔ مڈغاسکر اور چین اور بعض دیگر ممالک کے سفراء سے ملاقات کر کے کانفرنس میں شرکت کے لئے مدعو کیا۔

### کانفرنس کیلئے پراپیگنڈا

کافی وقت پہلے خاکسار نے سرکلر لیٹر کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی ساری برانچوں کو جلسہ کے انعقاد کی اطلاع دی۔ چنانچہ مسجدوں کے امام ہر جمعہ میں جلسہ میں شرکت کے لئے اعلان کرتے رہے۔ ملک کے ڈیلی اور مشہور اخبارات NATION LEX FRESS اور ADVANCE میں کئی مرتبہ ہماری طرف سے دعوت نامہ شائع ہوا۔ اسی طرح خاکسار نے بذریعہ خط M.B.C. ریڈیو آف ماریشس سے بھی درخواست کی چنانچہ انہوں نے جلسہ سے چند روز قبل چند مرتبہ اعلان کیا۔ گویا کانفرنس کے انعقاد کی خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ اخبار اور ریڈیو دور و نزدیک پہنچ چکی تھی۔

### جلسہ کا پروگرام

اس مرتبہ کوشش کی گئی کہ پروگرام میں تنوع پیدا کیا جائے۔ چنانچہ ہمارے ایک قریبی دوست مسٹر یوسف بکہ جو آج کل یہاں Comoros جزیرہ سے آئے ہوئے ہیں کو تلاوت قرآن کریم سپرد کی گئی۔ خاکسار مسٹر ORIEAUY اور سوامی کے علاوہ مسٹر لشیرینگ شو (Yang chen) نے بھی جلسہ میں فصیح فرانسیسی زبان میں تقریر کی۔ موخر الذکر چائینی دوست ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ الحمد للہ! اس متنوع پروگرام کو دلچسپی اور توجہ سے سنا گیا۔

### زندگی کا منتہائے مقصود ہے

ہم میں سے ہر ایک آدمی کی بچہ ہو یا جوان چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کو دیکھ لے۔ اسی صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کو لے لیں جو ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ایک نمایاں کام ہے۔ اس سلسلہ میں مجھے روزانہ بیسیوں ایسے خطوط ملتے ہیں جو ۷۰، ۷۵ بلکہ ۱۰۰ سال کے احمدی دوستوں کے ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی اس منصوبہ میں بڑی گرمجوشی سے حصہ لے رہے ہیں۔ اور باوجود بڑی عمر کے اُن کی بھی یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اپنی نگاہوں سے یہ نظارہ دیکھ لیں۔

پس ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں تو پتہ نہیں کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آ جائے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔

غرض دوست یہ دعائیں کریں عاجزی کے ساتھ اور تضرع کے ساتھ اور خدا کا شکر ادا کریں اور اس کی حمد کے گیت گائیں کہ تمہارے اندر نیکی کی جو بھی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے بھیج کر اسے پورا کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

---

## وزیر اعظم صاحب کی آمد کی تنسیخ اور ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل کی جلسہ میں شرکت

جیسا کہ خاکسار اُوپر بیان کر چکا ہے کہ آنریبل وزیر اعظم صاحب نے جلسہ میں شرکت اور تقریر کرنا منظور کر لیا تھا لیکن فرانس کے صدر پمپیڈو کی اچانک وفات پر انہیں فرانس جانا پڑا۔ ان کی عدم موجودگی میں ۵ راپریل کی صبح کو ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل کے سیکرٹری کا فون موصول ہوا کہ گورنر جنرل صاحب ہماری کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ چنانچہ جلسہ کی کارروائی اور دیگر ضروری امور سے اُن کو آگاہ کر دیا گیا۔

## جلسہ کا دن

چونکہ ۵ راپریل جمعہ کا روز تھا اس لئے کئی احباب جماعت نمازِ جمعہ کے لئے پہلے ہی دارالسّلام میں تشریف لے آئے۔ خطبۂ جمعہ میں راقم الحروف نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مدنی دَور پر روشنی ڈالی۔ نیز احباب کو جلسہ میں شریک ہونے کی تاکید کی۔ پلازا ہال کو مختلف تبلیغی قطعات آویزاں کر کے خوبصورت بنایا گیا۔ اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے ہال کے بیرون کو مزیّن کیا گیا۔ ہدایات کے مطابق احباب اور مہمان جلسہ شروع ہونے سے پہلے تشریف لے آئے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل سر عبد الرحمان صاحب وقت کے مطابق پانچ بج کر پانچ منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ آپ کی آمد پر جلسہ کی کارگزاری شروع ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت محترم عبداللہ بھنو صاحب کر رہے تھے۔ تلاوت کے بعد صدر صاحب نے سیرت النبیؐ کانفرنس کی اہمیت و مقاصد پر مختصر طور پر روشنی ڈالی۔ بعد ازیں عزیزم مکرم بشیر امیر الدین صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نعتیہ کلام

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا"

نہایت خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا جسے ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل صاحب نے بہت پسند کیا۔ نعت شریف کے بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے مقرر مسٹر [illegible] تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں بیان کیا کہ:-

"خدائے واحد کو ماننے والے سبھی لوگ آج مسلمانوں کی خوشی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ خدا ایک ہے اور محمدؐ عربوں اور ساری دُنیا کے لئے نبی ہیں۔۔۔۔ مارشس میں مختلف مذاہب کلچر اور تہذیبوں کے لوگ رہتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ [illegible] نے مسلمانوں کو سکھایا کہ وہ سب سے محبت کریں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں اسلام پیش کیا۔ اور اسلام اُن کی دیانت داری اور عظیم اخلاق سے ساری دُنیا میں پھیل گیا۔۔۔۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ خدا ایک ہے اور وہ سب انسانوں کا خدا ہے۔ آپ نے تمام سابقہ انبیاء کو تسلیم کیا۔۔۔۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا والوں کو خدا کی عبادت کی طرف بلانے میں مصروف ہو گئے۔ ہاں وہ خدا جو رازق ہے اور کائنات کو قائم رکھنے والا ہے۔ اور غیر محدود اوصاف اور خوبیوں کا مالک ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے نبیوں کو سچا کہا اور لوگوں کو سادگی اور طہارت کی طرف بُلایا۔ دنیا اس وقت مادیت میں پھنسی ہوئی ہے اور اسے ایک عظیم تباہی کا سامنا ہے۔ دُنیا کو نبیوں کی بڑی ضرورت ہے جو بائی بھوتوں کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ امر بائیبل اور ہندو کتب میں پایا جاتا ہے۔۔۔۔ درحقیقت انبیاء ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں۔ مگر اہل دُنیا اندھے ہیں جو اُن کو نہیں پہچانتے۔۔۔۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تبلیغ کی۔ اور قرآن پر عمل کیا۔ وہ قرآن مجید کے اصولِ انصاف کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ انہوں نے خود اس پر عمل کیا اور اپنے متبعین کو بھی اس پر عمل کرنے کی تلقین کی۔"

## دُوسری تقریر

دوسری تقریر ہمارے احمدی دوست بشیر بنگ شو صاحب کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ خدا ایک ہے اور باقی سب وجود اس کی مخلوق ہیں۔ اور یہ کہنا کہ خدا فلاں انسان یا فلاں بت کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ یہ خداوند تعالیٰ کی طرف نعوذ باللہ بے عزتی منسوب کرنے والی بات ہے۔ وہ ذاتِ اعلیٰ سب عیوب سے پاک ہے۔ سب انبیاء اس ذات کے خادم تھے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق انسانی زندگی کا مقصدِ عظیم یہ ہے کہ انسان صفاتِ الٰہیہ کو اپنی زندگی میں پیدا کرے اور اس مقصد کو پُورا کرنے کے لئے ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ نبی مبعوث فرماتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا کہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہر زمانہ میں خداوند کریم نے برگزیدہ انسانوں سے کلام کیا۔ اور سچے مذہب اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ محافظینِ اسلام پیدا کرتا چلا جائے گا۔ اور اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے نبیٔ آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں حضرت میرزا غلام احمد مہدی معہود و مسیح موعود کو نبی بنا کر بھیجا ہے تاکہ نہ صرف دیگر مذاہب کی غلطیوں کی اصلاح کرے بلکہ مسلمانوں کے غلط عقائد کی بھی اصلاح کرے۔

## تیسری تقریر

مسٹر بشیر بنگ شو کی تقریر کے بعد سوامی جی اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر کوائف بیان کرنے کے بعد کہا کہ مذہب کی زندگی اور بنیاد باطنی طہارت ہے۔ اگر یہ موجود نہیں تو مذہب مذہب نہیں ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی عبادات میں گزاری اور دن رات خرچ کر کے اپنے ساتھیوں کو اس نعمت سے حصّہ دیا۔ اور وہ بھی مطہر زندگی بسر کرنے لگ گئے۔ آپ نے اپنے بہت سے اقوال اور نصائح کے ذریعہ اپنے ماننے والوں کو تلقین کی کہ وہ اپنے باطن کو صاف کریں اور خدائے واحد کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کریں۔ اگر آج اس کائنات کے انسان اس طہارت اور باطنی پاکیزگی کے نسخہ کو آزمائیں تو وہ بہت سی مشکلات سے محفوظ ہو جائیں گے۔

## سیرۃ النبیؐ کانفرنس کی آخری تقریر

پروگرام کے مطابق آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ وہ آیاتِ قرآنیہ جن میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا ہے تلاوت کر کے خاکسار نے بیان کیا کہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانی زندگی کے ہر دَور اور ہر پہلو کے لئے کامل اور قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ حضورؐ کی حیاتِ طیبہ پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے خاکسار نے حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی، ہاتھ سے کام کرنے کی عادت، گھریلو کاموں کو سرانجام دینے کا طریق، آپ کا انصاف رواداری اور مظلوم طبقۂ سوسائیٹی کے ساتھ آپ کا مشفقانہ سلوک وغیرہ پہلوؤں کا ذکر کیا۔ (خاکسار نے یہ تقریر انگریزی میں کی اور دیگر مقررین نے فرنچ زبان میں تقاریر کی تھیں) تقریر کے آخر میں خاکسار نے بتایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عملی انسان تھے آپ نے جو بھی تعلیم دی اس پر عمل کر کے بھی دکھایا۔

میری تقریر کے بعد صدر صاحب جلسہ نے حاضرین، معزز مہمانوں اور بالخصوص ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل سر عبد الرحمان عثمان کا شکریہ ادا کیا۔ اور دُعا کے ساتھ نہایت کامیابی کے ساتھ یہ کانفرنس مکمل ہو گئی۔ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل صاحب نے ہمارے ساتھ دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔

کانفرنس کے اختتام پر گورنر جنرل صاحب نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں بہت خوش ہوں کہ آپ نے وقت کی پابندی کی۔ اور نظم و ضبط سے کام لیا ہے نوجوانوں کو عملی طور پر وقت کی پابندی اور ڈسپلن کا سبق دینا بہت اچھا ہے۔

## ٹیلیویژن اور ریڈیو پر خبریں

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ جلسہ کے جملہ مقررین کی تصاویر، حاضرین کا حصّہ اور مہمانوں کے ہال سے باہر نکلنے کے مناظر Televise کئے گئے۔ اور اتوار کے روز رات کو تین مرتبہ ٹی۔ وی پر اُردو، انگلش اور فرنچ کی خبروں میں کانفرنس کے مناظر دکھائے گئے۔ اسی طرح چار مرتبہ ریڈیو پر جلسۂ سیرۃ النبیؐ کی خبر اُردو۔ فرنچ اور انگلش (دو دفعہ) زبانوں میں نشر ہوئی۔ ریڈیو اور ٹی۔ وی۔ کی خبر بہت مؤثر تھی اور اپنے اندر تبلیغی رنگ رکھتی تھی۔ خبر کے الفاظ ذیل میں درج ہیں:-

"جماعتِ احمدیہ مارشس نے جمعہ کے روز شام ۵ بجے پلازا ہال میں سیرۃ النبیؐ کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل سر عبد الرحمان عثمان بھی موجود تھے۔ کانفرنس کی صدارت مسٹر عبداللہ بھنو نے کی۔ سب سے پہلے مسٹر رشاد سوکیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ کانفرنس میں تقاریر کرنے والوں میں مسٹر Orieux [illegible] سوامی برہما چاریہ اور بشیر بنگ شو کے علاوہ مارشس میں جماعتِ احمدیہ کے ڈائریکٹر مولانا صدیق احمد منوّر بھی تھے۔ انہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد کو بیان کیا اور پیغامِ الٰہی پر روشنی ڈالی۔ احمدیہ مومنٹ کے ہیڈ حضرت مرزا ناصر احمد ہیں۔ اس کی شاخیں ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مارشس کے علاوہ بالخصوص اسپین۔ مغربی جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ۔ لنڈن اور واشنگٹن قابلِ ذکر ہیں۔"

## حرفِ آخر

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے غیر محدود فضل سے ہماری کمزور مساعی میں برکت پیدا کر دی اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پبلک جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کثیر تعداد میں دیگر مسلمان، عیسائی اور ہندو اس میں شامل ہوئے۔ ہال کے باہر کتب کا ایک سٹال تھا۔ کئی لوگوں نے کتب خریدیں اور بعض کو مفت بھی بطور تحفہ دی گئیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین ثمرات پیدا کرے اور ہم سب کو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور حضورؐ کے مبارک نمونہ کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

# محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

## بھبنیشور اور کٹک میں کامیاب تبلیغی جلسے

### جماعت احمدیہ بھبنیشور

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بتاریخ ۵ را پریل ۱۹۷۴ء بروز جمعہ بوقت ساڑھے گیارہ بجے بھونیشور تشریف لائے۔ شمع احمدیت کے پروانے آپ کی آمد سے بہت ہی مسرور ہوئے۔ آپ کی رہائش اور خورد و نوش کا انتظام اڑیسہ سرکار کی طرف سے سرکاری مہمان خانہ میں کیا گیا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے سرکاری مہمان خانہ میں کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد کھانا کھا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ اور شری رادھا ناتھ رتھ ایم۔ ایل۔ اے۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل۔ مولوی سید منظور احمد صاحب۔ سید بشیر احمد صاحب۔ جناب عبد المطلب صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی معیت میں عزت مآب بی۔ ڈی۔ جتی صاحب گورنر صوبہ اڑیسہ کی ملاقات کیلئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ حضرت میاں صاحب نے گورنر صاحب کو جماعت احمدیہ کا مسلک سمجھایا۔ جماعت احمدیہ نے قومی یکجہتی (National Integration) کے بارے میں گزشتہ ۲۶ سال کے عرصہ میں جو کام کیا ہے اس پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بتایا کہ جماعت کے دوسرے امام جو میرے والد تھے انہوں نے پارٹیشن کے وقت ہندوستان کے احمدیوں کو ہدایت کی تھی کہ قرآن مجید کی تعلیم کی رُو سے حکومتِ ہندوستان کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہے۔ جماعت کی متصورہ پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت اکثر بیرونِ ممالک میں مشن قائم کر چکی ہے۔ بالخصوص مغربی افریقہ میں جماعت بہت ترقی کر چکی ہے۔ غانا اور نائیجیریا میں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں۔ نائیجیریا میں جماعت ایک براڈ کاسٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جس کی نائیجیریا کی حکومت کی طرف سے منظوری بھی مل گئی ہے۔ البتہ جماعت کی خواہش ہے کہ یہ براڈ کاسٹنگ اسٹیشن بی۔ بی۔ سی یا ریڈیو ماسکو کی طرح اچھا اور پاور فل ہو۔ اس کے لئے بھی حکومت کی منظوری ملنے کی اُمید ہے۔ نیز بتایا کہ ہمارے موجودہ امام نے ایک منصوبہ بنایا ہے جس میں اڑھائی کروڑ روپیہ کی اسکیم شروع کی ہے اور اس بارے میں جماعت کی طرف سے پانچ کروڑ تک کے وعدے آچکے ہیں۔ اس سکیم کے مطابق ایک سو مختلف اہم زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا جائے گا۔ نیز گورنر صاحب سے یہ بھی کہا کہ یہ جماعت بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اور عالمگیر بھائی چارہ کے قیام میں ممد و معاون ہے۔

شری رادھا ناتھ رتھ صاحب نے مولوی بشیر احمد صاحب فاضل کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ سنسکرت کے بڑے سکالر ہیں۔ مذاہب کی رُو سے شانتی کس رنگ میں قائم کی جا سکتی ہے اس بارے میں آپ کی تقریر بہت ہی ٹھوس اور دلچسپ ہوتی ہے ... ملاقات دوستانہ ماحول میں قریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ آخر میں گورنر صاحب کو قرآن مجید کا ترجمہ اور دوسری کتب تحفہ میں دی گئیں۔ احباب دعا کریں کہ یہ ملاقات جماعت احمدیہ کے لئے برکت کا موجب ہو آمین۔

حضرت میاں صاحب کے وُرودِ مسعود کے موقعہ جماعت کی طرف سے کمیونٹی ہال میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ شام کے سات بجے تک ہال سامعین سے پُر ہو گیا۔ جلسہ کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے کی۔ مکرم مولوی عبد الحی صاحب فضل کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد خاکسار نے حضرت میاں صاحب کا تعارف کرایا۔ اور مختصر طور پر انگریزی میں بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات اور دیگر تاریخی شواہد پر روشنی ڈالی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد دُعا کے بارے میں سامعین سے درخواست کی کہ وہ چالیس دن تک خدا سے دُعا کریں۔

اس کے بعد پہلی تقریر مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے کی۔ آپ نے اسلام اور احمدیت کی بین الاقوامی اخوت کے موضوع پر قرآن کریم اور ہندو دھرم کے مستند لٹریچر سے نہایت ہی دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

دوسری تقریر ضرورتِ مذہب کے موضوع پر مولوی عبد الحی صاحب فضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے کی۔ آپ نے خدا کی توحید کو اسلامی نقطۂ نگاہ اور ہندو اور عیسائی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا۔ اور بتایا کہ آج دُنیا دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ ایک حصہ خدا کے وجود کا ہی منکر ہے۔ جس کی نمائندگی کمیونزم کر رہا ہے۔ دوسرا حصہ ایسا ہے جو خدا کا نہایت کمزور تصور پیش کر کے یسوع مسیح کو خدا بنا رہا ہے۔ یہ دونوں قومیں آج دنیا میں ہمادوں میں۔ اور اس طرح خدا کا وجود جو مذہبی دُنیا میں بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی حقیقت سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت پیش کرنے کے لئے کسی ہادی کا آنا ضروری تھا۔ سو خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس زمانہ میں اپنے الہام سے نواز کر موعود اقوام عالم کے طور پر مبعوث فرمایا ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جماعت احمدیہ تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے قائم کی گئی ہے اس کے لٹریچر کا مطالعہ کر کے فائدہ اٹھانا سب کا فرض ہے۔ آخر میں پروفیسر انوار ... نے مقررین اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھونیشور جو کہ اڑیسہ کا مرکز ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا پیغام سُنانے کی احباب جماعت کو توفیق ملی۔ عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج نکالے۔

دوسرے دن بتاریخ ۶ را پریل حضرت میاں صاحب صبح دس بجے سرکاری مہمان خانہ سے بذریعہ سرکاری کار بھونیشور کے احمدی احباب کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ محترمہ بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ آپ نے اپنے تمام احمدی بھائیوں سے ملاقات کی اور ہم سب کی بہت عزت افزائی کی۔ بیماروں کی بیمار پرسی کی اور مفید ادویات تجویز فرمائیں۔ ۱½ بجے دن واپس سرکاری مہمان خانہ تشریف لے گئے۔ اور کھانا کھا کر آرام فرمایا۔ دن کے پانچ بجے خدام آپ کی زیارت کے لئے پھر حاضر ہو گئے۔ اور حضرت میاں صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ایک معرکۃ الآراء تقریر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تقاریر بر موقعہ جلسہ سالانہ جو ٹیپ ریکارڈ کی گئی تھیں سنائیں۔ یہ مجلس رات کے ۹ بجے تک جاری رہی۔ جماعت کی لجنہ کی طرف سے حضرت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں تمام ممبرات لجنہ شامل تھیں۔ دوسرے دن مورخہ ۷ را پریل دن کے دس بجے حضرت میاں صاحب مع قافلہ عازم کٹک ہوئے جو یہاں سے اکیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور صوبہ اڑیسہ کا پرانا مرکز اور سب سے بڑا شہر ہے۔

آخر میں درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت فرمائے آمین۔

خاکسار: سید عبد السلام

صدر جماعت احمدیہ بھونیشور (اڑیسہ)

### جماعت احمدیہ کٹک

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ طے شدہ پروگرام کے مطابق بھونیشور سے کٹک بذریعہ کار مورخہ ۷ را پریل کو صبح قریباً گیارہ بجے تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی اور جناب مولوی عبد الحی صاحب فضل مبلغ حیدر آباد (آندھرا پردیش) بھی کٹک تشریف لائے۔ وفد کا نعروں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کی گل پوشی کی گئی اور اس کے بعد ایک تنظیم کے ساتھ جملہ احباب نے صاحبزادہ صاحب سے مصافحہ اور معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ دوسری جانب احمدی خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ کی گلپوشی کی اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

دار التبلیغ میں جماعت ... احباب کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب نے قریباً دو گھنٹے تک تبادلۂ خیالات فرمایا۔ سہ پہر تین بجے دار التبلیغ کے وسیع صحن میں ایک تقریب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی و کٹک کی طرف سے جماعت کے صدر جناب والدی اسید ابو صالح صاحب نے اور مجلس خدام الاحمدیہ کٹک کی طرف سے مجلس کے قائد جناب سید نفضل جلیل صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاس نامے پیش کئے۔ سہ پہر کو چار بجے شری رادھا ناتھ رتھ جو کہ اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اور کثیر الاشاعت اڑیہ اخبار "سماج" کے ایڈیٹر ہیں۔ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی دی۔ جس میں اڑیسہ کے ہائی کورٹ کے جسٹس شری کنج بہاری پنڈا۔ سری وشوا ناتھ ورش سابق گورنر یو۔ پی۔ و سابق وزیر اعلیٰ اڑیسہ۔ جناب معین الدین احمد صاحب ریٹائرڈ کمشنر و نائب صدر اڑیسہ ایجوکیشنل بورڈ۔ اڑیسہ اور کٹک کے کئی معزز شہری شامل تھے۔ مدعوین سے حضرت صاحبزادہ صاحب شری رادھا ناتھ رتھ کے ذریعہ متعارف ہوئے۔

مقامی جماعت کے احباب نے مقامی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں ایک تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا تھا۔ شام کے پونے سات بجے پروگرام کے مطابق تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض شری رادھا ناتھ رتھ نے سرانجام دیئے۔ مہمانِ اعلیٰ جناب جسٹس کنج بہاری پنڈا نے جلسہ کا افتتاح کیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد تلاوت شدہ آیات کا ترجمہ انگریزی میں خاکسار

نے حاضرین کو سنایا۔ مکرم انصار الحق صاحب نے گیتا اور مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب نے بائیبل پڑھ کر سنایا۔ نظم خوانی مکرم بشیر الدین خان صاحب نے کی۔ اس کے بعد محترم جسٹس صاحب نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ احمدیت [illegible] نہیں ہے۔ اور احمدیت [illegible] حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دنیا کے سامنے کوئی نیا مذہب پیش نہیں کیا۔ بلکہ حقیقی اسلام [illegible] جو دنیا سے [illegible] دنیا کے سامنے پیش کیا۔ مسلمانوں نے اس وجہ سے آپ کی مخالفت کی کہ انہوں نے یہ سمجھا تھا کہ [illegible] کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [illegible] حقیقت سے آگاہ نہیں تھے۔ کیونکہ تمام مذاہب کی تعلیم یہی ہے کہ [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] انسان کی اصلاح کی خاطر [illegible] میں اوتار مبعوث کرتا ہے۔ اور مرزا صاحبؑ کی بعثت بھی اس کے مطابق ہے۔ آپؑ حضرت محمد [illegible] کے خادم تھے۔ اور ظلی نبی تھے۔ احمدیت کی [illegible] افزوں ترقی کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج جماعت احمدیہ ساری دنیا میں [illegible] رہی ہے۔ اور احمدیت دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پرچار کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ تمام مذاہب انسانوں کو ایک خدا کی طرف لے جاتے ہیں اور تمام مذاہب کا مطمح نظر دنیا میں امن کا قیام ہے نہ کہ اختلاف پیدا کرنا۔ مذہب بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تعلیم دیتا ہے۔ کیونکہ انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ خواہ وہ کسی قوم یا فرقہ یا مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔

اس کے بعد بپٹسٹ چرچ (Baptist Church) کے پادری ریورینڈ کے۔ ایس راول صاحب نے تقریر کی۔ تقریر کے دوران آپ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان ایک خدا کے بیٹے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ متی کی انجیل میں درج ہے کہ "باپ آسمان پر ہے۔ اور وہ سب کا خدا ہے۔ اور تمام مخلوق اس خدا کی اولاد ہے" [illegible] لحاظ سے ہم سب خواہ کسی مذہب [illegible] سے تعلق رکھتے ہوں سب بھائی ہیں۔ اگر انسان حضرت یسوع مسیح کی اس تعلیم کو ذہن نشین کر لے اور اس پر عمل پیرا ہو تو دنیا میں عالمگیر امن اور اخوت قائم ہو سکتی ہے۔

اس کے بعد جناب معین الدین احمد صاحب ریٹائرڈ کمشنر نے تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مساوات کی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا وہی حقیقی مساوات ہے۔ آپ نے صرف مساوات کی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہوئے۔

اس کے بعد جناب مولوی عبد الحق صاحب [illegible] حیدرآباد نے تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم سے ثابت کیا کہ خدا کے رسول۔ پیغمبر اور اوتار ہر ملک میں آتے رہے۔ اور ہر نبی نے توحید کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے گائتری منتر سے ثابت کیا کہ خدا ایک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک خدا پر ایمان ہو تو بین الاقوامی اخوت قائم ہو سکتی ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی مخلوق کی محبت ہو۔ اور [illegible] انبیاء کرام نے دی ہے۔

اس کے بعد شری چنتا منی پی جو آل انڈیا [illegible] سوسائٹی کے نائب صدر ہیں نے تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اخوت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور صرف مذہب کی تعلیم [illegible] پیرا ہوتے [illegible] انسان اخوت اور محبت کو قائم کر سکتا ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم یہی ہے۔

اس کے بعد شری رام چندر رتھ جو کہ تھیوسوفیکل سوسائٹی کے صدر ہیں نے تقریر کی۔ [illegible] نے بیان کیا کہ روح غیر فانی ہے [illegible] جسم [illegible] موت [illegible] ہوتے [illegible] ہیں۔ انسان صرف روح کی پاکیزگی [illegible] ہوتا ہے۔ اور مذہب کے ذریعہ روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔

بعدہٗ جناب مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی فاضلانہ تقریر میں بیان کیا کہ دنیا پر دو ادوار آتے ہیں۔ ایک ظلمت یا اندھکار کا۔ اور دوسرا روشنی یا پرکاش کا دور۔ ظلمت کا دور اس وقت آتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور روشنی کے دور میں دنیا میں خدا تعالیٰ اپنے رسول۔ نبی۔ پیغمبر۔ اوتار۔ رشی۔ منی وغیرہ بھیجتا ہے۔ آپ نے تفصیلاً موجودہ زمانہ کے حالات کو پیش کرتے ہوئے گیتا اور قرآن مجید کی روشنی میں بتلایا کہ امن اور شانتی خدا کی عبادت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ موجودہ اشانتی کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو تمام نبیوں کے روپ میں ظاہر کیا۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بڑے مؤثر انداز میں فرمایا کہ دنیا میں جتنے مذاہب ہیں وہ تمام کے تمام امن اور شانتی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور فرق اس تعلیم کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر [illegible] میں نبی بھیجے جن میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور بعض کا ذکر نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ ایک لاکھ سے زائد پیغمبر خدا تعالیٰ نے دنیا میں مبعوث کئے ہیں۔ قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ ان میں کسی کے درمیان فرق نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم کے لحاظ سے ان تمام نبیوں پر اور گذشتہ تمام مذاہب کی کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ صلح اور امن کے درپے رہو۔ اور ظالم کا بائیکاٹ کرو۔ اور لیگ آف نیشنز (League of Nations) کی بنیاد اسی اصول پر ہے۔ آپ نے فتح مکہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو مکی زندگی میں طرح طرح کی اذیتیں دیں اور ایذا رسانی کا کوئی بھی ذریعہ عمل میں لانے سے دریغ نہیں کیا۔ فتح مکہ کے موقعہ پر جب وہ لوگ آپ کے سامنے آئے اور ان تمام گذشتہ ایذاء رسانیوں کے لازمی نتیجہ کے تصور سے وہ لوگ کانپ رہے تھے۔ تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس شخص سے خائف ہو جس کی ماں سوکھا گوشت کھایا کرتی تھی۔ اور آپؐ نے ان تمام لوگوں کو معاف فرما دیا۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا اور آپؑ نے دنیا میں آکر بنی نوع انسان سے ہمدردی اور شفقت کی تعلیم دی۔ اس سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کہ

"اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے میں مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں"

کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آج دنیا اس تعلیم پر عمل کرے تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ نے تقسیم ملک اور فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر احمدیوں کا اقلیتوں سے حسن سلوک کی واقعات کی روشنی میں بیان کیا کہ کس طرح احمدیوں نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے غیر مسلم اقلیتوں کے مال اور جان وغیرہ کی حفاظت کی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ یہ تغیر احمدیوں میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے نتیجہ میں رونما ہوا۔

بعدہٗ شری [illegible] رتھ نے صدارتی تقریر فرمائی۔ جس میں انہوں نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو حاضرین سے روشناس کرایا۔ آپ نے کہا کہ تمام مذاہب کا مطمح نظر دنیا میں امن اور شانتی کو رواج دینا ہے۔ اور یہی تعلیم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے دنیا کے سامنے پیش کی۔ آپؑ کے پیرو آج دنیا کے گوشے گوشے میں اسی تعلیم کا پرچار کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ بھگوان کے اوتار تھے۔ آج اگر دنیا اس تعلیم پر عمل کرے تو دنیا میں ضرور امن کا قیام ہوگا۔ آپ نے نوجوان طبقہ اور طلباء کو اس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ صدر محترم نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنی وفات سے قبل ایک کتاب "پیغام صلح" تصنیف فرمائی جس میں ہندو مسلم اتحاد کے متعلق آپؑ نے چیدہ چیدہ اصول تحریر فرمائے۔ اور اگر یہ دونوں قومیں ان اصولوں کو اپنا لیں تو دونوں قوموں کے درمیان پائیدار اخوت اور محبت ضرور قائم ہو گی۔

بالآخر خاکسار نے جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی اور کٹک کی طرف سے سب کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے اور اس کے اثرات کو توسیع بخشے۔ تا سعید روحیں حقیقی اسلام کی علمبردار بن کر اسلام کے ارفع اور اکمل مقام و مرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش کر سکیں آمین۔

خاکسار: شیخ عزیز الدین احمد۔ کٹک۔

# درخواست ہائے دعا

(۱) ـــ برادرم مکرم ایم۔ رشید احمد صاحب جاوید لندن (داماد مکرم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم) کی ران میں ایک عرصہ سے تکلیف ہے تمام بزرگان کی خدمت میں ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد ایوب ساجد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان۔

(۲) ـــ خاکسار بی۔ اے سال دوم کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: قریشی عبد الحکیم فارسٹ گلبرگہ۔

(۳) ـــ خاکسار اور تین بھائی صاحبان عنقریب مختلف امتحانات میں شرکت کرنے والے ہیں احباب جماعت و بزرگان کرام سے سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست عرض ہے۔

خاکسار: سید قمر الدین احمد ابن سید عبد القادر سیف الدین صاحب۔ ابھوبنیشور۔

# رپورٹ ہائے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## جماعتِ احمدیہ دہلی

مورخہ ۶؍ امان بعد نماز مغرب و عشاء دار التبلیغ دہلی میں جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے جلسہ "سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اپنی روایتی شان کے مطابق منایا گیا۔ پردہ کی روایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم حضرت صاحب منڈاسکر صدر جماعت نے کی تلاوت قرآن پاک مکرمی بابو خان صاحب نے کی۔ "سلام بحضور سید الانام" مکرمی افضل خاں صاحب لودھی نے خوش الحانی سے پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔

پہلی تقریر مکرم حکیم عبد المنان صاحب نے کی آپ کا موضوع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت صحف مقدسہ میں پیشگوئیاں دوسری تقریر مکرمی شیخ محبوب صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" پر کی۔ تیسری تقریر مکرمی محمود احمد صاحب ہندوستانی پوری نے کی آپ نے حضرت مہدی علیہ السلام کی بعض تحریرات جو حضور صلعم کی شان میں لکھی گئی تھیں۔ پڑھ کر سنائیں۔ چوتھی تقریر خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک نظر" کے عنوان پر کی خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چیدہ چیدہ واقعات کو سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور آپ کی قوت قدسیہ پر روشنی ڈالی۔

صدارتی تقریر مکرم حضرت صاحب منڈاسکر نے کی آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض وہ واقعات جو توکل علی اللہ پر تھے سنا کر احباب کو توکل علی اللہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

آخر میں تمام احباب نے درود شریف پڑھا بعد دعا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

خاکسار مظفر احمد فضل مبلغ دہلی

## جماعت احمدیہ سکندرآباد

بتاریخ ۶؍ امان ۱۳۵۲ ہش بروز جمعہ بوقت بعد نماز مغرب زیر صدارت سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سیرت النبیؐ کا جلسہ مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں منعقد ہوا محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے تلاوت پاک فرمائی۔ بعد ازاں مقصود احمد صاحب ابن غلام قادر شرقی مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھی اس کے بعد محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے متعلق تھے پڑھ کر سنائے بعد ازاں محترم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے رسول کریمؐ کی شان کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد خاکسار نے سیرت النبی نمبر اخبار بدر ۱۹۷۲ء سے ایک مضمون "جذبہ عشق" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم منصور احمد صاحب ابن محترم مسعود احمد صاحب درویش قادیان نے قاضی محمد اکمل صاحب کی نظم بعنوان "شان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم" خوش الحانی سے پڑھی اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشہور عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان۔ چند اشعار پڑھ کر ساتھ ہی ساتھ تشریح فرماتے رہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار مبارک سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان شان بیان فرمائی۔ اس کے بعد محترم مولوی عبد الکریم صاحب ملکانہ نے خوش الحانی سے "سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے جماعت کو ضروری نصائح فرمائے اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اکثر احباب اور مستورات شریک جلسہ رہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار۔ بشیر الدین الہ دین سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ سکندرآباد

## جماعتِ احمدیہ سورت و کنی پورہ

(۱) مورخہ ۵؍ شہادت بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ سورت میں بعد نماز مغرب زیر صدارت محترم محمد عبد اللہ صاحب ڈار پوری شان کے ساتھ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا محترم عبد العزیز صاحب ڈار کی تلاوت قرآن مجید اور محترم محمد عبد اللہ صاحب ڈار کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس پر تقریر کی اور آخر میں محترم صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانی کو بیان کیا۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(۲) دوسرے روز یعنی مورخہ ۶؍ شہادت کو مجلس خدام الاحمدیہ کنی پورہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کنی پورہ میں بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد ہوا۔ محترم امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ کنی پورہ کی تلاوت قرآن پاک اور محترم غلام احمد صاحب، قوالی کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلی تقریر محترم محمد امین صاحب پڈر نے کی آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کو نہایت پیارے اور جامع الفاظ میں بیان کیا۔ دوسری تقریر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح پر کی خاکسار نے آنحضور کی بعثت سے قبل اور اس کے بعد مکی اور مدنی زندگی صلح حدیبیہ، فتح مکہ اور اسلامی غزوات غرضیکہ آپ کی پیدائش سے وصال تک کے حالات کو مختصر الفاظ میں بیان کرتے ہوئے آپ کے چند اخلاق حسنہ کو بھی بالوضاحت بیان کیا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم عزیزم داؤد احمد صاحب شاد نے نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور آخر میں محترم صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں آنحضرت صلعم کی بعثت سے قبل دنیا کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت کے طفیل جو روحانی انقلاب پیدا ہوا اس پر سیر کن روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ جماعت
احمدیہ کنی پورہ و سورت

## جماعت احمدیہ شیموگہ

۱۲؍ ربیع الاول مطابق ۱۶؍ اپریل بروز ہفتہ احمدیہ مسجد سوالی پالہ میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ جسکی صدارت کے فرائض مکرم سید مدار صاحب نے ادا کئے۔

جلسہ کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے کی بعدہ مکرم نصر اللہ شریف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھا۔

سب سے پہلی تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے آنحضرت صلعم کی پیدائش سے لے کر وفات تک سیرت کو بیان کیا۔ اور آپ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم مظفر الحق صاحب متعلم بی۔اے نے "حضرت نبی کریم صلعم کے فضائل اور کمالات" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے آئینہ میں پڑھ کر سنائے آپ کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب نے "جذبہ عشق" حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھ کر سنایا

آخر میں مکرم سید محمد جعفر صادق صاحب نے سلام بحضور سید الانام پڑھا دعا کے بعد گیارہ بجے رات جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

## لجنہ اماء اللہ برہ پورہ بھاگلپور

لجنہ اماء اللہ برہ پورہ بھاگلپور کی طرف سے سیرت النبی کا جلسہ ۸؍ شہادت بروز پیر بعد ظہر خاکسارہ کے گھر ہونا قرار پایا۔ خدا کا احسان اور اس کا شکر ہے کہ خاکسارہ نے صدر لجنہ اماء اللہ احمدیہ جناب عبد الباقی صاحب اور مبلغ مکرم محمد حمید [illegible] کا پروگرام اور انتظام احسن طریقہ پر کیا۔ جلسہ کی صدارت مکرمہ و محترمہ عزیزہ خانم صاحبہ نے کی۔ جلسہ کی کارروائی عزیزہ سعدہ صاحبہ کی قرآن شریف کی تلاوت سے ہوئی۔ اس کے بعد سب سے پہلے عزیزہ انورہ بیگم نے خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم "آگے قدم بڑھائے جا" پڑھ کر سنائی بعدہ مکرمہ و محترمہ شمیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری [illegible] نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "رسول کریم ایک خاوند کی حیثیت میں" اس کے بعد محترمہ عزیزہ [illegible] صاحبہ نے اپنی مترنم آواز میں ایک نظم [illegible] اور عزیزہ امن بیگم نے ایک مختصر لیکن جامع تقریر کی جس میں انہوں نے رسول کریمؐ کے [illegible] کے مختلف گوشوں پر مختصراً روشنی ڈالی ان کی تقریر کا عنوان تھا۔ "رسول کریم صلعم اخلاق فاضلہ کا استاد کامل" بعدہ محترمہ نور اسلام صاحبہ نے بارہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطبہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترمہ عزیزہ خانم صاحبہ نے خاتم النبیین صلعم کی پاکیزہ زندگی کا ایک خاص پہلو کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آخر میں خاکسارہ نے تقریر کی جس کا عنوان تھا "رسول کریمؐ کے فرقہ نسواں پر احسانات" اس کے بعد خاکسارہ نے تمام حاضرات کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مستورات کی چائے سے تواضع کی گئی۔ خدا کے فضل سے اس جلسہ میں تمام احمدی مستورات اور متعدد غیر از جماعت مستورات آخر وقت تک حاضر رہیں۔ خدا تعالیٰ سعید روحوں کو ہدایت دے آمین ثم آمین

خاکسارہ۔ طلعت جمال ایم اے
صدر لجنہ اماء اللہ برہ پورہ
بھاگلپور

## جماعتِ احمدیہ ہاری پاریگام

مورخہ ۸ شہادت ۱۳۵۲ ہش جماعت احمدیہ ہاری پاریگام میں زیر صدارت مکرم الحاج محمد شعبان صاحب ڈاھر صدر جماعت جلسہ سیرت النبی مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس کے شایان شان منانے کی خاطر خدام الاحمدیہ نے نہایت تندہی اور شوق و ذوق سے کام کیا۔ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر ہماری دعوت پر جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے جلسہ کی کارروائی ڈیڑھ بجے بعد نماز ظہر مکرم محمد مقبول صاحب ڈاھر کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے درثمین سے ایک نظم سنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے شان محمدؐ کے عنوان سے پہلی تقریر کی

دوسری تقریر مکرم محمد یوسف صاحب شیخ مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ نے "فرقہ نسواں کو آزادی دلانے والا محسن حقیقی" کے عنوان پر کی اس کے بعد ایک نظم "

بدرگاہ ذی شان عالی مقام

عزیز ناصر احمد ڈاھر نے سنائی۔ اس کے بعد آخری تقریر مکرم و محترم سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ نے نبی کریم صلعم کے اسوہ حسنہ پر کی آپ نے آیت ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ تلاوت کرتے بتایا کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی لگاؤ اور محبت پیدا کرنے کا واحد ذریعہ حضرت نبی کریم صلعم کی ذات والا صفات ہے۔ اس کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا

خاکسار محمد عبد اللہ فرخ مبلغ ہاری پاریگام

## جماعت احمدیہ برہ پورہ

جماعت احمدیہ برہ پورہ نے ۱۰ شہادت بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کیا جلسہ کا آغاز بصدارت مکرم و محترم سید نور الدین صاحب ایم۔ایس۔سی کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت کلام پاک و مکرم سید عبد الغنی صاحب کے عربی قصیدہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد ہمارے بزرگ مکرم عبد القیوم صاحب نے انگریزی میں "لائف آف محمد" Life of Mohammad کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی سماجی، اخلاقی اور سیاسی حالت پر روشنی ڈال کر آپ کی بعثت کے بعد اس میں نمایاں تبدیلی کا ذکر کیا۔ اس کے بعد عزیز سید محمد عبد الرفیع کی معیت میں عزیزان سید اشفاق، سید آفاق، محمد انور، رضا خاں و محمد علی رضا نیہ "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" مل کر سنایا۔ بعدہ مکرم محمد نذیر خاں صاحب جو کچھ عرصہ ہوا داخل بیعت ہوئے ہیں نے "انسان کامل" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کے بعد مکرم عبد القیوم صاحب نے درثمین سے نظم سنائی بعد ازاں مکرم عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ کی تقریر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں دور حاضر کے متعلق ہوئی۔ سید عبد الغنی صاحب نے درثمین کی نظم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

کے آخر کا حصہ خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار کی تقریر ہوئی "رسول کریمؐ ایک بے نظیر سپہ سالار کی حیثیت میں" بعدہ مکرم محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ کی تقریر "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمدیت" کے عنوان پر ہوئی۔

آخر میں صدر جلسہ نے دعا کے ساتھ جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے آمین

خاکسار۔ محمد شمیم الدین بی اے بی ایڈ
سیکرٹری تبلیغ و تربیت جماعت برہ پورہ

# شری رام چندر جی مہاراج کے جنم دن کی تقریب

پر

# گیتا بھون پونچھ میں احمدی مبلغ کی تقریر

گزشتہ دنوں پونچھ میں سری رام چندر جی مہاراج کے جنم دن پر گیتا بھون پونچھ میں ایک سمیلن ہوا جس میں دہلی اور دوسرے علاقوں سے ہندو علماء نے شرکت کی۔ خاکسار کو دعوت دی گئی اور تقریر کے لئے کہا گیا۔ جس پر میں نے بسم اللہ الرحمان الرحیم بلند آواز سے پڑھ کر تقریر شروع کی۔ خاکسار نے کہا آج جس بزرگ کا جنم دن منایا جا رہا ہے۔ ہم نمائندگان جماعت احمدیہ آپ لوگوں کو اس کی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آج کا دن صرف رسمی منانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا جب تک کہ ہم ان بزرگوں کے اخلاق حسنہ کو خود اپناتے نہیں۔ اور رام چندر جی کی سیرت کے بعض واقعات بیان کئے اور اپنے سے پہلے مقرر کی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جو انہوں نے برائی کے حد سے گزر جانے پر نبی کی ضرورت کے متعلق کہا تھا کہ آج ہر انسان منتظر ہے کہ کوئی اوتار آئے تو آج میں آپ کو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ آنے والا اوتار عین وقت پر آیا اور اُن کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیانی ہے۔ اور آپؑ نے لوگوں کو بتایا کہ بھگوان نے مجھے عین ضرورت زمانہ کے پیش نظر بھیجا ہے۔ لہٰذا خوش قسمت ہے وہ شخص جو آپ کو مانے۔

آخر میں خاکسار نے یہ پیغام پہنچا کر اپنی تقریر کو ختم کیا۔

سری کرشن ساڈا تے رام ساڈا ۔ مسلم اسی ہاں تے اسلام ساڈا
عیسیٰ تول صدقے تے نانک داری ۔ ایہو احمدیت دا پیغام ساڈا

خاکسار نے اپنی تقریر کے بعد اسلامی تعلیمات اور عقائد سے متعلق لٹریچر بطور تحفہ پیش کیا۔ جو ہندو دوستوں نے بڑے احترام سے قبول کیا۔ اور کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہماری درخواست کو قبول کیا۔ اور آپ نے یہاں امن و شانتی نیز اتحاد سے متعلق لٹریچر دیا۔ اور ہم یہ امید کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایسے لیکچرز کے ذریعہ ہندوستان میں حقیقی رنگ میں امن قائم کرنے میں گورنمنٹ کی مدد کرے گی اور اس مشن اور تبلیغ کو زیادہ بڑھوتی دے گی۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے بہتر نتائج برآمد ہوں آمین

خاکسار:۔ حمید الدین شمس مبلغ۔ جماعت احمدیہ پونچھ (کشمیر)

# درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کا بڑا لڑکا عزیزم سید رفیع احمد سلمہ اللہ تعالیٰ B.Sc. کے فائنل امتحان میں شریک ہوا ہے۔ عزیز موصوف نے Math آنرز لیا ہوا ہے اس کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان جماعت، علمائے کرام و درویشان کرام سے مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے مولا کریم محض اپنے فضل سے عزیز موصوف کو اعلیٰ اور نمایاں کامیابی عطا فرمائے نیز نیک صالح خادم دین اقبال مند فرمائے آمین

خاکسار سید محمود احمد منیر سونگڑہ (اڑیسہ)

(۲) خاکسار نے امسال Higher Secondary کا امتحان دیا ہے۔ امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

خاکسار شکیل احمد کشمیری

(۳) میرے ایک لڑکے جاوید قمر نے اس سال ہائی اسکول کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ نور الدین صدیقی میرٹھ

# اخبار قادیان

قادیان ۲۵ اپریل (شہادت) مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر واپس تشریف لے گئے محترم صاحبزادہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کے والد ماجد حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحب کلکتہ میں شدید طور پر علیل ہیں احباب حضرت موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

۲۷ اپریل مکرم مرزا عطاء الرحمان صاحب آف انگلستان مع اہلیہ صاحبہ زیارت مقامات مقدسہ کے بعد آج صبح ساڑھے سات بجے واپس تشریف لے گئے مکرم مرزا صاحب موصوف ۲۲ اپریل کو قادیان تشریف لائے تھے آپ کی بیگم صاحبہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں (واضح ہو کہ گزشتہ رپورٹ میں یہ بات درج ہونے سے رہ گئی۔)

۲۸ اپریل مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ اپنے تبلیغی دورہ اور کیرالہ کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس قادیان پہنچ گئے

۲۸ اپریل کل مکرم خلیل الرحمان صاحب کلرک نظارت علیا کے ہاں نواسی تولد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نو مولودہ کو سب خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

۲۹ اپریل آج مہینہ کا آخری دوشنبہ کا دن ہونے کے سبب مقامی طور پر احباب جماعت نے روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

۵۔ مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش دو تین دن سے سخت بیمار ہیں ڈاکٹر نے دانت نکلوایا۔ اس کے بعد سر کے اعصاب میں سخت درد ہونے لگا۔ علاج جاری ہے

# امریکہ میں تبلیغِ اسلام ـــ بقیہ صفحہ اوّل

ایسے لوگوں میں اخلاص کی کمی نہیں چنانچہ جماعتی نظام میں فرداً فرداً رابطہ قائم ہو جانے کے بعد خوشی سے شامل ہو کر مالی قربانیاں بھی کر رہے ہیں۔

ربوہ کے جلسہ سالانہ کی طرح امریکہ میں بھی ہمارا سالانہ کنونشن ہوتا ہے۔ ہر سال دوستوں کے مشورہ سے مختلف اطراف میں۔ یعنی جلسہ جگہ بدلتا رہتا ہے۔ جماعتی طور پر مسلم سن رائز سہ ماہی رسالہ جو ابتداءً حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے شروع فرمایا ہے۔ اب ماشاء اللہ باقاعدگی سے نکل رہا ہے۔ ماہانہ "خبرنامہ" "احمدیہ گزٹ" کے نام سے شائع ہوتا ہے۔ اور ان مرکزی مطبوعات کی ادارت خاکسار کے سپرد ہے۔ اس کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی طرف سے (اور ماشاء اللہ یہاں کی لجنہ بہت ہی فعال اور متحرک ہے) سہ ماہی رسالہ "عائشہ" اور خدام الاحمدیہ کی طرف سے "ری الیویشن" اور بعض مقامی رسائل اور خبرنامے بھی شائع ہو رہے ہیں۔ ڈیٹن اور واشنگٹن میں تو باقاعدہ مشن ہاؤس اور مساجد عرصہ سے موجود تھے۔ شکاگو کا مشن ہاؤس جو دراصل مسجد ہی ہوتا ہے بوسیدہ ہو چکنے کی وجہ سے مرمت کے مراحل میں سے گزر رہا ہے۔ ڈی ٹیک میں مشن ہاؤس نیا بنا ہے۔ اور اب وہاں مسجد کے لئے زمین خریدی جا رہی ہے۔ سینٹ لوئیس میں نیا مشن ہاؤس خریدا جا رہا ہے۔ بالٹی مور میں صرفِ کثیر سے مشن ہاؤس اور اسی طرح پٹس برگ میں مقامی چندوں سے مشن ہاؤس کی ضروری مرمت ہو رہی ہے۔ اور نیو یارک میں نیا مشن ہاؤس خریدا جا چکا ہے۔ مشن ہاؤس اور مساجد کی تعمیر ہمارے امریکی بھائیوں کی مالی قربانی اور تبلیغی و اشاعتی سرگرمیوں کی نشان دہی کر رہی ہیں۔ اور یہ سب جماعتی ضروریات محض ایک سال کے مختصر عرصہ میں پوری ہوئیں۔ الحمد للہ۔

اسلام کو سمجھنے اور اس کی اصل تعلیم سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے سکولز۔ کالجز۔ یونیورسٹیوں۔ گرجوں اور مذہبی اداروں کی طرف سے اسلام پر لیکچر کرنے کے لئے مبلغین کو فرمائشیں آتی رہتی ہیں۔ اور جس رنگ میں ہم اسلام کو پیش کرتے ہیں۔ زندہ خدا۔ زندہ کتاب۔ زندہ رسولؐ اور زندہ مذہب۔ اس کی مقبولیت ماشاء اللہ بڑھ رہی ہے۔

نومبر ۷۳ء میں خاکسار کو خالص سفید امریکیوں کے علاقہ میں ایک مخلص احمدی نوجوان (ملک کریم ظفر) کی کوششوں سے ایک عیسائی مشنری کالج میں اسلام کو پیش کرنے اور عیسائیت پر اس کی برتری پر دلائل دینے کا موقع ملا۔ سوال و جواب کے وقفہ میں عیسائیت کے ان منادوں نے صاف طور پر اقرار کیا کہ اس سے پہلے اس رنگ میں ہم نے اسلام کو پیش ہوتے کبھی نہیں سنا تھا۔ اس لئے اسلام کی اس تشریح پر ہمیں غور کرنے کے لئے وقت درکار ہے۔ گویا اپنی بے بسی کا اظہار کر دیا۔ یہی تعلیم ہمیں ریڈیو۔ ٹیلیویژن اور اخبارات کے ذریعہ پیش کرنے کے بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مواقع عطا فرما رہا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلام کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کے سامان پیدا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلام کی برتری کے متعلق پیشگوئیوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھیں۔ ابتداء تو ہو چکی۔ اللہ تعالیٰ اس مہم کو جلد مقبول فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

# آنے والے دور کی دھندلی سی اک تصویر دیکھ!

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

قرآن کریم کے تراجم شائع کر کے ایک دنیا کو ان کی اپنی زبانوں میں کلام اللہ کو پڑھنے اور اس سے برکت حاصل کرنے کے مواقع مہیا کر رہی ہے۔ جس کے سر فروش مجاہدین اعزہ و اقرباء کو چھوڑ کر اپنے وطنوں سے ہزاروں ہزار میل دور جا کر ہر طرح کی تکالیف و مصائب برداشت کر کے اعلاء کلمۃ اللہ میں شب و روز مصروف و مشغول ہیں۔ اُن کا تو آپ کے خیال میں اسلام سے ادنیٰ بھی تعلق نہ ہوا۔ اور آپ لوگ جو اپنے حجروں میں بیٹھے حضرت کی روٹیاں توڑتے اور مسلمانوں کے نذرانوں پر پلتے ہیں اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے لوگوں کی سیر و تفریح کرتے پھرتے ہیں وہ اسلام کے علمبردار ہو گئے! العظمۃ للہ!!

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد ؎ جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

مشہور صاحبِ طرز شاعر اکبر الٰہ آبادی نے یہ جو کہا کہ ؎

شیخ تثلیث کی تردید تو کر سکتے نہیں ؎ گھر میں بیٹھے ہوئے واتین پڑھا کرتے ہیں

شاید مجلس رابطہ عالمِ اسلامی میں حاضر علماء ہی کی نسبت کہا تھا۔ اس لئے کہ ان لوگوں کی حالت اس صورتِ حال سے چنداں مختلف معلوم نہیں ہوتی ہے ـــ!!

یہ حالات دیکھ کر احمدیہ جماعت کے ہر فرد کا ایمان اور یقین کس قدر بڑھ جاتا ہے کہ حضرت امام ہمام نے جو عملی منصوبہ اسلام کی ترقی اور سربلندی کے لئے خدائی القاء کے ماتحت جماعت کے سامنے رکھا وہ بلاشبہ کامیاب منصوبہ ہے۔ اور وقتاً بعد وقت ظاہر ہونے والی مخالفتیں خواہ کیسی ہی مہیب صورتیں ظاہر ہوں۔ انہیں دیکھ کر مخلصین کے جذبہ قربانی میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آسکتا بلکہ وہ تو ہر ایسی صورتِ حال کے موقعہ پر اسلام کے صدرِ اوّل کے مخلصین کے الفاظ میں یہی کہیں گے: هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ یہ تو وہی مخالفتیں ہیں جن کے بارہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہمیں پہلے سے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے بالکل سچ بولا تھا ـــ اور اُن کی حالت وہی ہے کہ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا۔ ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں ہی بڑھایا کرتا ہے۔ (الاحزاب آیت ۲۳) ـــ پس مخالفتوں کے ان بین الاقوامی طوفانوں میں ہر احمدی کو اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کے آثار نظر آ رہے ہیں اور یہ خدائی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہنے والی ہے۔ نہ تو زمانہ کے فیصلوں سے خدائی تقدیر بدل سکتی ہے اور نہ غیر اسلامی دنیا کی دوسری مخالفانہ تدابیر اسلام کے مقدر غلبہ کو پیچھے ڈال سکتی ہیں۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (یوسف: ۲۲)

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!!
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲
AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA -12.
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار، سکوٹرس اور موٹر سائیکل کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل فرمائیے!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY, MADRAS 600004
TELEPHONE NO 76300.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں
کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں!
پتہ نوٹ فرمالیں:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE
CALCUTTA -1
فون نمبرز
23-1652 } دکان
23-5222 }
34-0451 مکان
تار کا پتہ: "AUTOCENTRE"
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

# مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ اور احبابِ جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درس گاہ کی افادیت احبابِ جماعت پر روشن ہے کہ اس مقدس درس گاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلابِ عظیم یورپ۔ افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے رؤساء و گورنرز و سلاطین اس درس گاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ احبابِ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احبابِ جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۷۴ء سے شروع ہوگا۔ لہٰذا خواہش مند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہر حال یکم اگست ۱۹۷۴ء تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ضرور ذہن نشین کر لئے جائیں:-

(۱) بچے کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

**نوٹ:**- حسبِ دستورِ سابق اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں۔ جو طلباء کی ذہنی۔ اخلاقی۔ اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

**داخلہ حافظ کلاس** مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اور اس کلاس میں بھی ذہین طلباء (جو قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عمر بھی دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہو) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلباء کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی یکم اگست ۱۹۷۴ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظرِ تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

## وفات

۱۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں کی والدہ محترمہ مورخہ ۱۴ مارچ کو بقضائے الٰہی اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ تقریباً ۱۲ دن بیمار رہیں کافی علاج معالجہ کیا گیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوسکا۔ آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی۔ تمام احبابِ جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں جگہ پانے کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل حاصل ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

۲۔ خاکسار کے نانا جان مستری ناظر دین صاحب ربوہ میں مورخہ ۱۲ مارچ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نماز دل کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔ خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ پونچھ۔

۳۔ مکرم محمد یوسف صاحب ٹیلر بنگلور کا نوجوان لڑکا عزیز محمد رسول عمر ۲۳ سال ریل کے حادثہ میں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز کے بلندیٔ درجات اور مکرم محمد یوسف صاحب و لواحقین کے صبرِ جمیل پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: بی۔ ایم بشیر احمد از بنگلور۔

**درخواستِ دعا:** میرا نواسہ عزیز مقصود علی احمد بیمار ہے احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس بچے کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔ اور اُسے نیک و صالح بنائے آمین۔ خاکسار: ساجدہ بیگم۔ تالبر کوٹ (اڑیسہ)

# وہ دن آگئے ہیں جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہوگی

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر تبلیغ و تربیت کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے وقفِ جدید کی تحریک کا اعلان فرمایا تا کہ اسلام کی سربلندی کا وقت جلد قریب تر آجائے۔ اس موقعہ پر حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:-

"وہ دن آگئے ہیں جب ساری دنیا احمدیت کے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوگی۔ اگر اس میں آپ کا حصہ نہیں ہوگا تو کتنی بدبختی ہوگی۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میری نگرانی میں اسلام کے بڑھنے کا دن دیکھو تو دعاؤں اور قربانیوں میں لگ جاؤ تاکہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے اور جو کام ہم نے مل کر شروع کیا تھا وہ ہم اپنی آنکھوں سے کامیاب طور پر پورا ہوتا دیکھیں۔" حضور رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:-

"میرے لئے یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ جماعت خدا کے فضل سے بیداری سے کام لے رہی ہے۔ مگر کام کی اہمیت اور اس کی وسعت کو دیکھتے ہوئے ابھی آپ لوگوں کو قربانیوں کا معیار اور بھی بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دیہاتی جماعتوں کی تربیت لاکھوں روپے کے خرچ کی متقاضی ہے۔ پس میں جماعت کے افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بارے میں دعاؤں سے کام لیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں بھی پیش کریں تاکہ صحیح اسلامی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کیا جائے۔"

اُمید ہے کہ بھارت کے مخلص احباب و خواتین اپنے پیارے آقا کے ان ارشادات پر صدقِ دل کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے چندہ وقفِ جدید کی جلد ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

## زکوٰۃ کیوں دی جاتی ہے؟

زکوٰۃ اس لئے دی جاتی ہے کہ تا اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی تعلق بڑھے۔ اس کی رضا جوئی اور محبت میں استقامت حاصل ہو۔ ایثار کا مادہ پیدا ہو۔ اور حرص اور بخل کی بیخ کنی ہو۔ یہ صرف روحانی بیماریوں کی ہی دوا نہیں بلکہ جسمانی اور ظاہری تکالیف اور مصائب سے بچنے اور نجات پانے کا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اسی واسطے قرآن شریف میں نماز اور زکوٰۃ کا بار بار ذکر آیا ہے۔ جس طرح نماز پڑھنا فرض ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی بہت ضروری ہے۔

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ہم اپنے وعدوں میں اضافے کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظرِ بیت المال آمد قادیان

**درخواستِ دعا:** تمام احبابِ جماعت سے میرے بچوں کے نیک۔ صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: حشمت النساء اہلیہ ناصر احمد صاحب شموگہ